# اے عورت سنبھل ۔۔۔ تیری آبرو لٹ رہی ہے

**محمد قاسم**

جب کسی کے حقوق پر ڈاکہ پڑتا ہے تو بلبلا اٹھتا ہے' روتا ہے' چیختا ہے' فریاد کرتا ہے' مرنے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے اور اس وقت تک اسے چین نہیں آتا جب تک اس کے حقوق کا تحفظ نہیں ہو جاتا۔

ڈاکہ پڑتا ہے مال پر' جان پر' عزت پر' عورت انسان کی عزت ہے' آبرو ہے۔

کہتے ہیں آبرو انسان کی سب سے قیمتی متاع ہوتی ہے اس کی لاج رکھنے کے لئے سب کچھ نچھاور کر دیا جاتا ہے۔

لیکن آج مسلمانوں میں مسلمان عورت کے ساتھ جو برتاؤ کیا جا رہا ہے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے ہاتھوں اس بے چاری کا جو حشر ہو رہا ہے کسی سے ڈھکا چھپا نہیں۔ چند برس پیشتر یہ صرف بازار حسن میں فتنہ تھی' لیکن اب سارا پاکستان اس کیلئے نمائش گاہ ہے۔ پہلے وہ محض ایک قابل فروخت جنس تھی اوراس کی ایک الگ مارکیٹ تھی اب وہ ساتھ ہی ایک زرین ورق بھی ہے اور ہر منڈی میں ملتی ہے۔ ملک کا بنیا اس کے ذریعے اپنی تجارت کو چمکاتا ہے۔ جو دولت مند ہیں اور جن کی شرم و حیا کا دیوالہ بالکل نکل چکا ہے وہ منتخب روزگار حسیناؤں کو اپنی فرموں میں ملازم رکھتے ہیں تاکہ ان کی کشش سے گاہکوں کو کھینچا جا سکے جو اتنا نہیں کر سکتے وہ عورتوں کے ماڈل شو کیسوں میں لگا رکھتے ہیں یا ان کی تصاویر سے اپنی دکانوں کو سجاتے اور اخبارات میں چھپواتے ہیں۔ اشتہار کسی نوع کا ہو بنت حوا کی تصویر اس کا لازمی جزو ہو گئی ہے۔ پھر یہ ماڈل اور تصویریں اتنا فحش اور عریاں منظر پیش کرتی ہیں کہ سچ مچ کی عورت غالباً اتنا ہیجان پیدا نہ کر سکے۔ اشتہار کی مناسبت سے ان کے مخصوص پوزوں کو یوں نمایاں کرکے دکھلایا گیا ہوتا ہے کہ تقدس کے پرخچے اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہی اشتہارات جب رسائل و اخبارات میں چھپ کر گھروں میں پہنچتے ہیں تو شریف عورتیں دیکھ کر دل مسوس کر رہ جاتی ہیں اور فلمی دنیا نے تو اتنی اندھیر نگری مچا رکھی ہے کہ الامان والحفیظ۔ ہم آغوش مناظر عورت کی عصمت کے لئے بہت بڑا چیلنج ہو گئے ہیں۔

> اسلام ہی نے عورت کو ظلمت وجہالت کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر سطح انسانیت پر ابھرنے کا موقع دیا ہے

اسلام نے تصویر سازی سے منع کیا ہے تاکہ شرک کا سدباب رہے۔ ہم لوگ اب پرواہ نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہم کب اس کو پوجنے لگے ہیں اور سمجھتے ہیں ہمارا ایمان بہت مضبوط ہو گیا ہے۔ حالانکہ اس کی بدولت فحاشی کا جو سیلاب امڈا چلا آ رہا ہے شرک سے کچھ کم خطرناک نہیں۔

اخبارات کو بڑا دعوی ہوتا ہے کہ ہم تو اخلاقی تربیت کرتے ہیں۔ لیکن نہایت فحش قسم کے اشتہارات بھی انہیں شائع کرنے کو مل جائیں تو انہیں اس سے احتراز نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ کاروبار ہے کوئی کاروبار اس کے بغیر نہیں چلتا۔ عورت بزنس کا ایک تیر بہدف اور کامیاب نسخہ ہو گئی ہے۔ عورت فروشوں کو تو خود عورت کی تائید حاصل ہے۔

بھلی مانس خواتین اب بھی ہیں جو یقیناً برہنہ تصاویر دیکھ کر سٹپٹا جاتی ہیں۔ لیکن اتنا شعور رکھنے والیوں کی تعداد قلیل ہے۔ جن کی آواز موثر ہو سکتی ہے انہوں نے اس شرمناک تہذیب کو قبول کر لیا ہے۔ انہیں یہ تصاویر اوپری نہیں محسوس ہوتیں کیونکہ یہ ان کی اپنی زندگی کی عکاسی کرتی ہیں وہ احتجاج کریں تو بھی بے فائدہ ہے۔

آج سکولوں اور کالجوں میں کیا ہو رہا ہے۔ آئے دن ڈرامے سٹیج ہوتے ہیں اور محفل رقص برپا ہوتی ہیں گویا انہیں تعلیم نہیں دی جا رہی ایکٹنگ سکھائی جا رہی ہے۔ غیر ملکی مہمانوں کے سامنے بھی اگر ہمارے پاس پیش کرنے کی کوئی ثقافت رہ گئی ہے تو وہ رقص ہی ہے۔ رقص تو ان لوگوں کو گھٹی میں داخل ہو چکا ہے۔ اب تو ماشاء اللہ ہمارے جانور بھی ناچنے لگے ہیں۔ اس قوم نے گھوڑے' بیلوں' اور اونٹوں اور ہاتھیوں تک کو نچوایا ہے۔

جن لوگوں سے توقع تھی کہ یہ کچھ حقوق نسواں کا خیال کریں گے۔ لیکن انہوں نے اس

طوفاں کو اور جلا بخشی۔ رنگارنگ کی تقریبوں کے سلسلہ میں اکثر ان کی تصاویر اخباروں میں نمایاں جلسوں پر چھپتی ہیں۔ اپوا کی آپاؤں کے سر پر شاید ہی کبھی دوپٹہ نظر آیا ہو گا۔ بلکہ عموما بال کٹے ہوئے اور مغربی تہذیب سے یوں ملوث جیسے ابھی ابھی لندن سے آئے ہوئے ایروپلین سے اتر کر تشریف لائی ہوں۔ انہوں نے مشرقی عورت کی اصطلاح کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔

معزز گھرانوں (جو اب خال خال رہ گئے ہیں) کی لڑکیاں آج بھی شادی کے بعد محرموں کے سامنے معمولی اظہار زینت سے شرماتی ہیں۔ لیکن یہ آوارہ خرام لڑکیاں کیا کنواری اور بیاہی ہوئی بے باکانہ سڑکوں پر سٹرگشت کرتی ہیں ان سے شرم و حیا کی تمیز بالکل اٹھ گئی ہے۔

سرپرستوں کی عزت نہ جانے کیا ہوئے۔ خود بھائی اپنی بہنوں اور باپ اپنی بنی ٹھنی ہوئی ۹۹ ماڈل بیٹیوں کو لے کر پوری شان سے باہر نکلتے ہیں۔

پردہ تو اب خارج از بحث ہے وہ تو دقیانوسی کے زمانہ کی یادگار ہو کر رہ گیا ہے۔ خدا نہ کرے شاید وہ دن آنے والا ہے جب یہ کسی عجائب گھر کی زینت ہو گا۔ اگر برقع اوڑھ بھی لیا جاتا ہے تو اس انداز سے کہ شمع حسن کی کرنیں چھن چھن کر باہر آ سکیں' زینت کا اخفا کے مقصود ہوتا ہے۔

شریعت نے محرم اور غیر محرم میں فرق کیا ہے۔ غیر محرم سے پردہ نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا۔ فرق ملحوظ رکھنے کے لئے محرم کے سامنے تن کے رہے سہے کپڑے بھی نظر انداز کر دینے چاہئے۔ کتنی بہنیں اس جنجال میں نہیں پڑتیں۔ انہوں نے پردہ کو دل کا پردہ کہہ کر پردہ کی بات ہی ختم کر دی ہے۔ حالانکہ دل تو ہر ایک کا باپردہ ہی ہوتا ہے۔

سوال تو اس فتنہ ساماں وجوہ کا ہے جو عریاں رہ کر نوجوانوں کو آوارہ بناتا ہے اور پھر ان کی آوارگی ان کے لئے نہ سہی۔ (شائد؟) تو ان کی کسی اور بہن کے لئے خطرہ کا باعث بن جاتی ہے۔

عورتیں سمجھتی ہیں وہ اس روش پر چل کر آزادی حاصل کر رہی ہیں اور ترقی کے مدارج طے ہو رہے ہیں۔ ایسی آزادیاں اور ترقیاں جہنم میں۔

حقیقت اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اسلام سے بڑھ کر جنس لطیف کا کوئی بھی ہمدرد و بہی خواہ نہیں ہے۔

جس قدر اسلام نے عورت کو حقوق دلوائے ہیں اور اسے مرد کی غلامی کے شکنجے سے رہائی دلائی ہے کوئی مذہب یا تہذیب اس کی ہم پایہ نہیں۔ اسلام ہی نے عورت کو ظلمت و جہالت کی اتھاہ گہرائیوں سے باہر نکال کر سطح انسانیت پر ابھرنے کا موقع دیا ہے۔

عورتوں کے حقوق کے لئے لڑنا چاہئے۔

لیکن ایسے حقوق کے لئے جن سے ان کی مقدس نسوانیت محفوظ ہو نہ کہ داغ دار۔

آزادی ضرور حاصل کریں لیکن کس بات سے؟

غیر شرعی پابندیوں سے' ہندوانی رسموں سے اور یورپی لچھنوں سے۔

آزادی یہ نہیں کہ وہ دامن حیاء سے باہر نکل پڑیں۔ عورت چاہتی ہے کہ مرد کے شانہ بشانہ کام کرے۔ وہ محنت کر سکتی ہے تو شوق سے کرے کون روکتا ہے؟ لیکن شانہ بشانہ کے کیا معنی؟

یہ مرد تو اس کا مذاق اڑا رہے ہیں وہ صرف اسے اپنے پاس بٹھانا چاہتے ہیں وہ اسے شمع محفل بنا کر دراصل اپنے دل کی تسکین چاہتے ہیں۔

اور عورت ہے کہ بے شعوری سے کھلونا بنتی جا رہی ہے۔ ذرا سوچئے تو اس نے اپنے آپ کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔ یقین کیجئے یہ بہت بڑا دھوکہ کھا رہی ہیں اور ان کی سخت بے وقعتی ہو رہی ہے۔

جو خواتین چاہتی ہیں کہ ان کی بے عزتی رک جائے تو انہیں اولا اپنی طرز زندگی پر ایک انقلابی نگاہ ڈالنا چاہئے کہ تصویروں کی اس فحاشی کے خلاف مجسمہ احتجاج بن جائیں۔ عورتوں کی بے راہ روی کی ذمہ داری کس پر ہے؟ اس بحث کو چھوڑیئے کم از کم اتنا تو ان کے اپنے بس میں ہے کہ جو کمپنیاں تصویر نسواں کے ذریعہ کاروبار کرتی ہیں ان کا مکمل بائیکاٹ کر دیں۔ سینما نہ جائیں' جن دکانوں پر تصویریں آویزاں ہوں وہاں سے ہرگز ہرگز سودا نہ خریدیں اور فحش رسالوں کی سرپرستی بھی ترک کر دیں۔

میں اپنے بھائیوں سے بھی ادبا گذارش کروں گا کہ عورت ہم سب کی مشترکہ عزت ہے' کچھ اس کا پاس کریں۔ عورت کی بے حرمتی ماں کی بے حرمتی ہے' بہن کی بے حرمتی ہے' بیٹی کی بے حرمتی ہے اور ہم سب کی بے حرمتی ہے۔

الیس منکم رجل رشید

## عید مبارک

عید الفطر کے پر مسرت موقع پر ہم اپنے کرمفرماؤں کو ادارہ جامعہ سلفیہ کی طرف سے دلی عید مبارک پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی ہزاروں خوشیاں نصیب فرمائے۔ آمین

◆◆◆◆◆◆◆◆